روزہ سے متعلق

چالیس اہم فقہی مسائل

جمع وترتیب

ڈاکٹر عبدالحلیم بسم اللہ

جامعہ سلفیہ بنارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، أمابعد:

یہ مختصر رسالہ روزے کے چالیس اہم فقہی مسائل پر مشتمل ہے۔ جامعہ سلفیہ میں (فقه النوازل) اور (صحيح مسلم - كتاب الصيام) کی تدریس کے دوران میں نے طلبہ کو صیام سے متعلق جدید فقہی مسائل کے بارے میں متعدد اہم اور مفید چیزوں کو بیان کیا جسے طلباء نے بیحد پسند فرمایا اور انھوں نے مطالبہ کیا کہ میں ان مسائل کو تحریری شکل دے دوں تاکہ اردو قارئین اس سے مستفید ہوسکیں۔ چنانچہ ان کی طلب پر لبیک کہتے ہوئے میں اس مجموعہ کو مرتب کرنے لگا۔ اسی دوران مجھے دو مفید عربی رسالوں کا علم ہوا۔ ان میں سے ایک مؤسسة الدرر السنية کی علمی کمیٹی کی (ثلاثون مسألة فقهية معاصرة عن الصوم) اور دوسرا شیخ محمد صالح المنجد کی (٧٠ مسألة في الصيام) ہے۔ چونکہ دونوں رسالے اسی موضوع سے متعلق تھے اس لیے میں نے ان دونوں کتابوں میں مذکور اہم مسائل کا انتخاب اور ترجمہ کرکے اس رسالہ کو مرتب کیا ہے۔ اور ضرورت پڑنے پر کتب الفتاوی کی طرف مراجعہ کیا ہے جس کا حوالہ مصادر ومراجع میں مذکور ہے۔

اللہ تعالی سے دعاگو ہوں کہ الہ العالمین اس رسالے کو امت کے لئے مفید بنائے۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

ڈاکٹر عبدالحلیم بسم اللہ
جامعہ سلفیہ بنارس
۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۳
۲۰۲۲/۴/۱۲

روزہ سے متعلق چالیس اہم فقہی مسائل

۱.	اگر ایک ملک کے لوگ ہلال دیکھیں تو کیا دوسرے ملک کے لوگوں کو اس ملک کی رؤیت کی بنیاد پر روزہ رکھنا ہے یا ہر ملک کی مستقل رؤیت ہوگی: اس سلسلے میں علماء کا اختلاف ہے: پہلا قول: یہ ہے کہ ہر شخص پر روزہ رکھنا واجب ہوگا۔ یہ علامہ ابن تیمیہ، ابن باز اور البانی رحمہم اللہ کا اختیار ہے۔ اور اسی کے مطابق فقہ اکیڈمی کا بھی فتوی ہے۔ دوسرا قول: یہ ہے کہ مطلع مختلف ہونے کی صورت میں ہر شخص پر روزہ واجب نہیں ہے۔ بلکہ ان لوگوں پر واجب ہے جنھوں نے ہلال دیکھا اور جن لوگوں کا مطلع، ہلال دیکھنے والوں کے مطلع سے متفق ہو۔ اس کو علامہ صنعانی اور ابن عثیمین رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔
۲.	ہلال کو دیکھنے کے لیے سیٹالائٹس (Satellites) پر اعتماد کرنا جائز نہیں۔ یہ علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا قول ہے۔
۳.	رؤیت ہلال کے لیے فلکی رصدگاہوں (Astronomical Observatories) کا استعمال جائز ہے۔ جیسے دوربین وغیرہ، لیکن واجب نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی موثوق شخص دوربین کے ذریعہ ہلال دیکھے تو اس کی رؤیت پر عمل کیا جائے گا۔ یہ علامہ ابن باز اور علامہ ابن عثیمین رحمہما اللہ کا اختیار ہے اور کبار علماء کی کمیٹی اور اسلامی فقہ اکیڈمی کا بھی فتوی ہے۔
۴.	ہلال کا اندازہ کرنا فلکیاتی حساب سے جائز نہیں۔ اور نہ ہی رمضان کی آمد ورفت کو ثابت کرنے کے لیے اس پر اعتماد جائز ہے۔ بلکہ اس کے لیے رؤیت ضروری ہے۔ علامہ ابن رشد، جصاص، قرطبیؒ اور ابن تیمیہ رحمہم اللہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

٥.	ہر روزہ دار پر فجر سے لے کر سورج غروب ہونے تک تمام مفطرات سے بچنا واجب ہے۔ خواہ وہ زمین کے کسی بھی حصہ میں ہو، چاہے وہاں دن لمبا ہو یا چھوٹا، یا برابر، جب تک کہ وہ اس علاقہ میں ہو جہاں رات اور دن کا دورانیہ چوبیس گھنٹوں کا ہو۔ علامہ ابن باز، ابن عثیمین رحمہما اللہ وغیرہ اور اسلامی فقہ اکیڈمی کا یہی فتوی ہے۔
٦.	جو لوگ ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں رات اور دن کا دورانیہ چوبیس گھنٹوں سے زائد ہو۔ مثلاً وہ ملک جہاں ایک دن کا دورانیہ دو دن، یا ایک ہفتہ، یا ایک مہینہ یا اس سے زائد ہو، تو ایسی حالت میں دن اور رات کا تخمینہ اس ملک سے قریب ترین ملک پر اعتماد کرکے لگایا جائے گا جہاں رات اور دن دونوں کا دورانیہ ۲۴ گھنٹے ہوتا ہو۔ علامہ ابن باز، ابن عثیمین رحمہما اللہ وغیرہ اور اسلامی فقہ اکیڈمی کا یہی فتوی ہے۔
٧.	رمضان میں اگر کوئی شخص سفر کا ارادہ رکھتا ہو تو سفر شروع کرنے سے پہلے اس کے لیے افطار جائز نہیں، کیونکہ ممکن ہے اس کو ایسی بات پیش آجائے جس کی وجہ سے وہ سفر نہ کرسکے۔
٨.	جو شخص کسی شہر میں پہنچ جائے اور چار دن سے زیادہ وہاں رکنے کی نیت رکھے تو جمہور علماء کے نزدیک اسے روزہ رکھنا ضروری ہے، اس لئے کہ وہ مقیم کے حکم میں ہو جاتا ہے۔
٩.	جو شخص مسلسل سفر میں رہتا ہو جیسے ڈرائیور، یا پائلٹ، یا کپتان وغیرہ انہیں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، لیکن ان پر قضا ضروری ہے۔
١٠.	جو شخص کسی ملک میں روزہ شروع کرے پھر دوسرے ملک سفر کر جائے جہاں لوگوں نے اس سے پہلے یا بعد میں روزہ شروع کیا ہو تو اس پر انہیں لوگوں کا حکم نافذ ہوگا جن کے پاس اس نے سفر کیا ہے، وہ انہیں لوگوں کے ساتھ روزہ چھوڑے گا گرچہ ۳۰ سے زائد کیوں نہ ہو جائے، اور اگر اس کے روزے ۲۹ سے کم ہوں تو اسے عید الفطر کے بعد ۲۹ روزے مکمل کرنا ہوگا کیونکہ ہجری ماہ ۲۹ دن سے کم نہیں ہوتا۔

غروب آفتاب کے بعد جو روزہ دار ہوائی جہاز اڑنے سے پہلے افطار کرلے پھر فضا میں بلند ہونے کے بعد اسے سورج نظر آنے لگے تو ایسی حالت میں وہ حالت افطار میں باقی رہے گا۔ اور اس کا روزہ مکمل مانا جائے گا۔ یہ علامہ عبدالرزاق عفیفی، ابن باز اور ابن عثیمین رحمہم اللہ کا فتوی ہے۔	۱۱.
جو شخص روزے کی حالت میں ہوائی جہاز میں سفر کرے۔ پھر اسے گھڑی یا کسی اور ذریعے سے معلوم ہو کہ جس ملک سے اس نے سفر کیا تھا یا اس کے جہاز سے قریبی ملک میں اب افطار کا وقت ہو گیا ہے لیکن اسے فضا میں جہاز کی بلندی کی وجہ سے سورج نظر آرہا ہے۔ تو ایسی حالت میں اس کے لیے افطار جائز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ یہ علامہ عبدالرزاق عفیفی، ابن باز اور ابن عثیمین رحمہم اللہ کا فتوی ہے۔	۱۲.
مسافر کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے گرچہ وہ آرام دہ سواری سے سفر کرے، خواہ اسے مشقت ہو یا نہ ہو۔ اس پر علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اجماع بیان کیا ہے۔	۱۳.
جس شخص کو شدید بھوک یا پیاس لاحق ہو جائے جس سے ہلاکت کا اندیشہ ہو، تو روزہ چھوڑ دے گا اور اس کی قضا کرے گا، کیونکہ جان کی حفاظت واجب ہے۔	۱۴.
اگر کسی کی جان بچانے کے لئے روزہ توڑنے کی ضرورت پڑے تو روزہ توڑا جاسکتا ہے مگر قضاء واجب ہوگی، جیسے ڈوبنے یا جلنے والوں کو بچانا۔	۱۵.
روزہ دار کے لیے ٹوتھ پیسٹ (Toothpaste) کا استعمال جائز ہے۔ بشرطیکہ ٹوتھ پیسٹ حلق تک نہ پہنچے۔ یہ علامہ ابن باز اور ابن عثیمین رحمہما اللہ اور اسلامی فقہ اکیڈمی کا فتوی ہے۔	۱۶.

١٧.	تیل اور مرہم کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہ علامہ ابن تیمیہ اور ابن عثیمین رحمہما اللہ اور اسلامی فقہ اکیڈمی کا فتوی ہے۔
١٨.	جس کا دماغ بیہوشی کا انجکشن یا بیہوشی کی دوا (Anesthesia) کی وجہ سے زائل ہو جائے اور وہ اپنا ہوش کھو دے تو وہ بے ہوش کے حکم میں شمار ہوگا۔ چنانچہ جس شخص نے روزے کی نیت کرلی پھر وہ بے ہوش ہو جائے تو وہ دو صورتوں سے خالی نہیں ہے: پہلی صورت: یہ کہ بے ہوشی دن بھر قائم رہے۔ یعنی فجر صادق کے پہلے سے لیکر غروب آفتاب کے بعد تک۔ تو اس حالت میں اس شخص کا روزہ درست نہیں ہوگا اور بعد میں اسکو اس دن کی قضا کرنی ہوگی۔ یہ مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے جمہور علماء کے کا قول ہے اور اس پر اجماع بیان کیا گیا ہے۔ دوسری صورت: یہ کہ بے ہوشی سے دن کے بعض حصے میں اسے افاقہ ہو جائے، خواہ ایک لمحہ کے لئے ہو، تو اس کا روزہ صحیح ہوگا، اور اس پر قضا نہیں ہوگی۔ یہ شافعیہ، اور حنابلہ کا مذہب ہے۔ لیکن اگر بیہوشی کی دوا یا انجکشن کے ساتھ غذائی چیز ملی ہو تو روزہ باطل ہو جائے گا گرچہ بیہوشی مکمل دن نہ رہے۔
١٩.	روزے کے دوران سگریٹ پینے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اس پر مذاہب اربعہ کا اجماع ہے۔
٢٠.	نَشتَر زنی (Phlebotomy) (خون نکالنے کے لئے رگ کھولنا) کی وجہ سے روزہ ٹوٹنے کے بارے میں اہل علم کے مابین اختلاف ہے۔ پہلا قول: یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ یہ جمہور حنفیہ، مالکیہ، اور شافعیہ کا مذہب ہے دوسرا قول: یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اسی کو علامہ ابن تیمیہ اور ابن عثیمین رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے اور لجنہ دائمہ کا یہی فتوی ہے۔

۲۱.	میڈیکل چیک اپ کے لئے خون نکلوانا جائز ہے۔ یہ علامہ ابن باز اور ابن عثیمین رحمہما اللہ کا قول ہے۔
۲۲.	جو شخص روزے کی حالت میں انیما (Enema) (پاخانہ کے راستے بڑی انتڑی کے نچلے حصے میں صفائی و تشخیص کے لیے دی جانے والی سیال پچکاری) لگوائے تو اس کے متعلق اہل علم کے دو اقوال ہیں: پہلا قول: روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس پر چاروں فقہی مذاہب (حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ حنابلہ) کا اتفاق ہے دوسرا قول: روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ علامہ ابن عبد البر، ابن تیمیہ، ابن باز اور ابن عثیمین رحمہم اللہ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔
۲۳.	روزہ کی حالت میں ناک میں قطرہ ڈالنے یا ناک کے ذریعہ دوا لینے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ چاروں فقہی مذاہب کا اس پر اتفاق ہے
۲۴.	روزے دار کے لیے آنکھوں میں قطرے کا استعمال جائز ہے۔ یہ احناف اور شافعیہ کا مذہب ہے اور یہی علامہ ابن عثیمین اور ابن باز رحمہما اللہ کا اختیار ہے۔
۲۵.	روزے دار کے لیے کان میں قطرے کا استعمال جائز ہے۔ اسے علامہ ابن حزم، ابن عثیمین اور ابن باز رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔
۲۶.	کان کی صفائی کے لیے ایر واش (Ear wash) جو کہ غالبا پانی کے ساتھ ملا ہوتا ہے، پس اگر یہ حلق میں کان کا پردہ پھٹنے کی وجہ سے پہنچ جائے، اور روزہ دار اسے نگل لے تو ایسی حالت میں تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن اگر حلق تک کچھ نہ پہنچے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ یہ اسلامی فقہ اکیڈمی کا فتوی ہے۔

۲۷.	سانس کے مرض کی وجہ سے آکسیجن گیس (Oxygen gas) کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ یہ اسلامی فقہ اکیڈمی کا فتوی ہے۔
۲۸.	روزہ کی حالت میں دمہ اسپرے (Asthma inhaler) کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ علامہ ابن باز، ابن عثیمین رحمہما اللہ وغیرہ نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔
۲۹.	زبان کے نیچے جو گولیاں دل کے بعض دورے کے علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ اور وہ منہ میں رکھنے کے فورا بعد مختصر وقت میں جذب ہو جاتی ہیں اور خون انہیں دل تک پہنچا دیتا ہے جس سے دل پر اچانک پڑنے والا دورہ رک جاتا ہے۔ اور ان گولیوں میں سے کوئی چیز پیٹ میں داخل نہیں ہوتی۔ ان گولیوں کے لینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا بشرطیکہ مریض اس میں سے کچھ نہ نگلے۔ علامہ ابن باز رحمہ اللہ اسی طرف گئے ہیں اور یہی اسلامی فقہ اکیڈمی کا متفقہ فیصلہ ہے۔
۳۰.	مکمل رمضان روزہ رکھنے کے لیے حیض کو مؤخر کرنے کے لئے مانع حیض دوا کھانا جائز ہے۔ خواہ ماہ رمضان میں ہو یا دیگر اوقات میں، بشرطیکہ نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ یہ حنابلہ کا مذہب ہے اور اسی کو علامہ ابن باز رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔
۳۱.	رگوں میں غذا بخش انجکشن (Feeding injection) کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ یہ علامہ ابن باز، ابن عثیمین رحمہما اللہ اور لجنہ دائمہ وغیرہ کا فتوی ہے۔
۳۲.	غیر غذا بخش انجکشن (Non-feeding injection) کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، چاہے اسے پٹھوں میں، یا رگوں میں یا جلد میں لگایا جائے۔ یہ علامہ ابن باز، ابن عثیمین رحمہم اللہ اور لجنہ دائمہ وغیرہ کا فتوی ہے۔
۳۳.	جس مریض کا کسی بھی طریقے سے ڈائلیسس (Dialysis) (جس میں مریض کے خون کو مضر اشیاء سے صاف کیا جاتا ہے) کیا جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ علامہ ابن باز رحمہ اللہ اور لجنہ دائمہ کا فتوی ہے۔

۳۴.	روزہ کی حالت میں شافہ (Suppositories/ Lobs) (سرین میں لگایا جانے والا کیپسول) کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ یہ علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا فتوی ہے۔
۳۵.	روزے دار کے عضو تناسل میں اگر کوئی سائل یا تیل ڈالا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جمہور حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ کا یہی مذہب ہے
۳۶.	مصنوعی نلی (Catheter)، یا جسم کے اندر دیکھنے کا آلہ (Endoscope) داخل کرنے، یا دوا ڈالنے، یا مثانہ دھلنے کا پاوڈر، یا کوئی ایسی چیز جو ایکسرے (X-ray) کو واضح کرنے میں مدد کرتی ہے۔ ان سب چیزوں کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہ اسلامی فقہ اکیڈمی کا فتوی ہے۔
۳۷.	عورت کی شرمگاہ میں قطرہ ٹپکانا (Distillation)، یا شافہ کا استعمال (Suppositories)، یا ایکسرے ڈائی پمپنگ (X-ray dye pumping) وغیرہ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ کیونکہ طب جدید سے پتہ چلا ہے کہ عورت کے نظامِ تولید اور نظامِ انہضام کے درمیان کوئی مدخل نہیں ہے۔ یہ اسلامی فقہ اکیڈمی کا فتوی ہے۔
۳۸.	روزہ دار کے لیے بوقت ضرورت یا مصلحت کھانا چکھنا جائز ہے، جیسے نمک کی مقدار جاننے، یا خریدتے وقت کھانا چیک کرنے کے لیے، بشرطیکہ وہ اسے اگل دے، اور کلی کرلے، یا اپنی زبان کو کسی چیز سے صاف کرلے۔ یہ حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے جمہور اہل علم کا مذہب ہے۔ لیکن بلاضرورت کھانا چکھنا مذاہب اربعہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

۳۹.	اگر کسی شخص نے افطار کرلیا یہ گمان کرتے ہوئے کہ سورج غروب ہوگیا ہے حالانکہ سورج غروب نہیں ہوا تھا تو ایسی صورت میں **جمہور اہل علم** کے نزدیک اسے اس دن کی قضا کرنی ہوگی۔
۴۰.	جسے رمضان کے روزے کی فرضیت یا روزے کے دوران کھانے اور جماع کرنے کی حرمت کا علم نہ ہو تو **اکثر علماء** اسے معذور سمجھتے ہیں، مثلا نو مسلم ہو، یا وہ مسلمان جو کافروں کے درمیان پروان چڑھا ہو۔

مصادر و مراجع

١. ثلاثون مسألة فقهية معاصرة عن الصوم - لجنة علمية بمؤسسة الدرر السنية
٢. سبعون مسألة في الصيام - محمد صالح المنجد
٣. فتاوى ابن باز رحمه الله
٤. فتاوى ابن عثيمين رحمه الله
٥. فتاوى اللجنة الدائمة
٦. فتاوى نور على الدرب
٧. مجموع الفتاوى لابن تيمية رحمه الله